خبروں کا جائزہ (جنوبی ایشیا)

9/11/2026

ڈیورنڈ لائن مسلمانوں کو کمزور کرتی ہے اور دشمنوں کو مسلمانوں کے خلاف مواقع فراہم کرتی ہے

وزارتِ خارجہ، اسلام آباد نے 4 نومبر 2026ء کو بیان دیا: "پاکستان اور برطانیہ کے درمیان انسدادِ دہشت گردی کے سالانہ مذاکرات 4 نومبر 2026ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوئے۔ دونوں فریقوں نے دہشت گردی کے خلاف دوطرفہ اور کثیرالجہتی تعاون کا جائزہ لیا اور دہشت گردی کی تمام اقسام اور مظاہر کے خلاف مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔"

https://www.facebook.com/foreignofficepk/posts/the-annual-pakistanuk-ct-dialogue-was-held-on-4-november-2026-in-islamabad-both-/1599005185598881/

پاکستان برطانیہ کے ساتھ انسدادِ دہشت گردی کے مذاکرات کیوں کر رہا ہے، جبکہ برطانیہ ہی نے اس خطے میں دہشت گردی کے بیج بوئے تھے؟ 1893ء میں برطانوی استعمار نے مورٹیمر ڈیورنڈ کو مسلمانوں کی قوت کو تقسیم کرنے کے لیے کابل بھیجا، تاکہ اپنی تقسیم کرو اور حکومت کرو (Divide and Rule) کی پالیسی کو آگے بڑھایا جا سکے۔ 12 نومبر 1893ء کو ڈیورنڈ لائن معاہدہ طے پایا، جس کے ذریعے افغانستان کے مسلمانوں کو برصغیر کے دیگر مسلمانوں سے جدا کر دیا گیا۔

دنیا کی سب سے بڑی دہشت گرد ریاست امریکہ اور اس کا دہشت گرد آلہ کار بھارت آج بھی امتِ مسلمہ کی تقسیم برقرار رکھنے کے لیے ڈیورنڈ لائن کو استعمال کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان اور افغانستان کے مسلمانوں کے درمیان ایک نہ ختم ہونے والی جنگ کو ہوا دے رہے ہیں، تاکہ مسلمانوں کو کافروں کی بالادستی کو چیلنج کرنے سے روکا جا سکے۔

اے پاکستان اور افغانستان کے مسلمانوں، بالخصوص ان کے علمائے کرام!

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ تم سب سوویت قبضے کے خلاف ایک متحد قوت بن کر کھڑے ہوئے تھے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ تم امریکی تسلط کے خلاف ایک متحد قوت بن کر کھڑے نہیں ہو سکتے؟

ڈیورنڈ لائن کے خاتمے اور افغانستان و پاکستان کو ایک طاقتور ریاست میں متحد کرنے کا مطالبہ کرو۔

امریکی صلیبیوں اور ہندو ریاست کے ساتھ تمام تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ کرو، جو فتنہ انگیز طویل جنگ میں تمہاری مسلح افواج کو جھونکنے کے لیے سرگرم ہیں۔

جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام کے خاتمے اور اپنے تمام معاملات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرو۔

اپنی مسلح افواج سے مطالبہ کرو کہ وہ خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے نُصرۃ (عسکری مدد) فراہم کریں۔

جن فوجی افسران کو تم جانتے ہو، انہیں حزب التحریر کی طرف متوجہ کرو، تاکہ وہ ایسی تبدیلی کے لیے ضروری عملی اقدامات کریں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو راضی اور کافروں کو ناراض کرے۔

حکمران طبقے میں مالی بدعنوانی کی بنیادی وجہ جمہوریت ہے

3 نومبر 2026ء کو ڈان اخبار نے رپورٹ کیا: ”وزیرِ اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے منگل کے روز کہا کہ وہ وزیر برائے اوور سیز پاکستانیوں چوہدری سالک حسین کو ان کی حکومت پر بدعنوانی کے الزامات عائد کرنے پر ہتکِ عزت کا نوٹس بھجوائیں گی۔“

https://www.dawn.com/news/2041860/cm-maryam-incensed-at-chaudhry-saliks-claims-of-corruption-in-punjab

پاکستان میں سیاسی اپوزیشن برسرِ اقتدار جماعت پر بدعنوانی کے الزامات عائد کرتی ہے، جبکہ ہر نئی برسرِ اقتدار جماعت سابقہ حکمران جماعت پر کرپشن کے الزامات لگاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلم دنیا میں بدعنوانی طرزِ حکمرانی کا حصہ بن چکی ہے۔ وزراء، سرکاری افسران اور اسمبلیوں کے ارکان سرکاری فنڈز میں خوردبرد اور ملکی دولت کی لوٹ مار کے ذریعے بے پناہ دولت جمع کرتے ہیں۔

یہ عہدیدار اپنی لوٹی ہوئی دولت کو محفوظ بنانے کے لیے کوشاں رہتے ہیں اور فوجی بغاوتوں اور اقتدار کی تبدیلی کے خطرات سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوٹی ہوئی دولت بیرونِ ملک منتقل کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ ملک کو دوہرا نقصان پہنچاتے ہیں: ایک مرتبہ عوامی فنڈز کے بڑے حصے پر ناجائز قبضہ کرکے، جو ترقیاتی منصوبوں اور مقامی معیشت کو فروغ دینے کے لیے مختص ہونے چاہییں تھے، اور دوسری مرتبہ اس دولت کو بیرونِ ملک منتقل کرکے، یوں ملک کو مقامی سطح پر اس سرمایہ کاری سے بھی محروم کر دیتے ہیں۔

مغرب میں بھی بدعنوانی طرزِ حکمرانی کا حصہ ہے، البتہ وہاں لوٹ مار اور سرکاری فنڈز میں خوردبرد کو قانونی تحفظ دینے کے لیے زیادہ پیچیدہ طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ حکمران طبقات بے پناہ دولت کے مالک ہیں، جبکہ دولت کی غیر مساوی تقسیم مسلسل بڑھ رہی ہے اور اس کے ساتھ حکمران طبقے پر عوام کا عدم اعتماد بھی بڑھتا جا رہا ہے۔

بدعنوانی کی بنیادی وجہ جمہوریت ہے۔ جمہوریت انسانوں کو قانون سازی کا حق دیتی ہے، جس کے تحت وہ خود طے کرتے ہیں کہ کیا جائز ہے اور کیا ناجائز۔ حکمران، سرکاری عہدیدار اور منتخب نمائندے اپنے ذاتی مفادات کے مطابق قوانین بناتے ہیں اور دولت کے ذرائع پر اپنا کنٹرول قائم کرتے ہیں۔ اس طرح حکمرانی کا موجودہ نظام معاشرے کے بددیانت اور خود غرض عناصر کو اپنی طرف کھینچتا ہے، جبکہ دیانت دار اور ہمدرد لوگ اس نظام سے دور رہتے ہیں۔

اسلام میں قانون سازی کا اختیار صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو حاصل ہے۔ شریعت ہی یہ متعین کرتی ہے کہ کیا حلال ہے اور کیا حرام، یوں ذاتی مفادات کے حصول کے لیے قوانین میں ردوبدل اور ان کے ناجائز استعمال کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ مزید برآں، شریعت نے ناجائز طریقے سے حاصل کیے گئے مال (مال الغلول) کو اپنے پاس رکھنے سے بھی منع کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ عُمّال (سرکاری عہدیداروں) کو مقرر کرنے سے پہلے ان کے اثاثوں کا حساب لیتے تھے اور ان کی مدتِ عہدہ مکمل ہونے کے بعد بھی ان کے اثاثوں کا جائزہ لیتے تھے۔ ان کے پاس اگر کوئی غیر معمولی اضافی دولت پائی جاتی تو وہ اسے واپس لے لیتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے بعض گورنروں کے اثاثوں کا محاسبہ کیا اور بعض دوسرے گورنروں کی دولت کا ایک حصہ اس شبہے کی بنیاد پر ضبط کر لیا کہ انہوں نے یہ دولت کیسے حاصل کی ہے، مثلاً اپنے عہدے اور اثر و رسوخ کا ناجائز فائدہ اٹھا کر۔ وہ ایسی دولت اپنے قبضے میں لے کر بیت المال میں جمع کر دیتے تھے۔

انصارِ مدینہ کے اوس اور خزرج کی مثال سے سبق لیتے ہوئے پاکستان اور بنگلہ دیش کو ایک خلافت کے تحت وحدت اختیار کرنی چاہیے

2 نومبر 2026ء کو ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (APP) نے خبر دی کہ ''وزیراعظم کے مشیر برائے صنعت و پیداوار، ہارون اختر خان نے پیر کے روز بنگلہ دیش کے وزیر خزانہ و منصوبہ بندی، راشد المہود تتومیر سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے تعاون کے نئے امکانات کا جائزہ لیا۔''

https://www.app.com.pk/business/pakistan-bangladesh-explore-new-avenue-for-industrial-cooperation-economic-partnership/

شیخ حسینہ کی حکومت کے خاتمے کے لیے بنگلہ دیش کے مسلمانوں کی جدوجہد کے بعد سے پاکستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات میں بہتری آئی ہے۔ یہ بات قابلِ فہم ہے کہ مسلم ممالک کے درمیان تعاون مسلمانوں کو مضبوط بناتا ہے۔ تاہم، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شرعی حکم محض محدود تعاون سے کہیں بڑھ کر ہے۔ شریعت کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ ریاستیں متحد ہو کر ایک واحد اسلامی ریاست قائم کریں۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا «إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الآخَرَ مِنْهُمَا» ''جب دو خلفاء کی بیعت کر لی جائے تو ان دونوں میں سے دوسرے کو قتل کر دو'' [صحیح مسلم]۔ امام شافعیؒ (متوفی 204ھ) نے اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں فرمایا: «وما أجمَعَ المُسْلِمونَ عليه مِن أن يَكونَ الخَليفةُ واحِدًا، والقاضي واحِدًا والأميرُ واحِدًا، والإمامُ» ''مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ خلیفہ ایک ہی ہوگا، فیصلہ کرنے والا قاضی ایک ہوگا، امور کی نگرانی کرنے والا امیر ایک ہوگا اور امام بھی ایک ہوگا۔'' پاکستان اور بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو 1971ء کے خونریز واقعات سے بالاتر ہو کر آگے بڑھنا چاہیے، جن کے نتیجے میں اُس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی قومی ریاست تقسیم ہوئی تھی۔ انہیں انصارِ مدینہ، یعنی اوس اور خزرج کی مثال سے سبق لینا چاہیے۔

اسلام سے پہلے اوس اور خزرج ایک دوسرے کے خلاف شدید جنگیں لڑتے تھے۔ لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی خاطر، دونوں قبائل نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے لیے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کو فوجی مدد (نُصرۃ) فراہم کرنے کا عہد کیا۔ اس کے بعد اوس اور خزرج نے ایک ہی لشکر کی حیثیت سے مکہ کے مشرکین کے خلاف جنگیں لڑیں، یہاں تک کہ فتحِ مکہ کا عظیم واقعہ پیش آیا اور جزیرۂ عرب میں شرک کا غلبہ ختم ہو گیا۔

اے پاکستان اور بنگلہ دیش کی افواج!

اگر آپ خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے نُصرۃ فراہم کریں تو ہندو ریاست کی مشرکانہ قوتوں کی جانب سے خطے میں پھیلائی جانے والی شرانگیزی کا خاتمہ ہو سکتا ہے، خواہ یہ آبی گزرگاہوں پر کنٹرول کی صورت میں ہو یا اپنے پراکسی عناصر کے ذریعے عدم استحکام پیدا کرنے کی شکل میں۔

حزب التحریر آپ کو خلافت کے قیام کے لیے نُصرۃ فراہم کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ پس اس دعوت پر لبیک کہیے!

''حکمران کے ساتھ ایسے رہو جیسے آگ کے ساتھ رہتے ہو''

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے یکم نومبر 2026ء کو بیان کیا کہ: ''حافظ محمد طاہر محمود اشرفی نے مسلم ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھیں--- انہوں نے مسلم ممالک کے درمیان یکجہتی کو مضبوط بنانے کے لیے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی سفارتی کوششوں کو سراہا، بالخصوص ایران، 'اسرائیل' اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کے تناظر میں۔''

https://www.app.com.pk/punjab/tahir-ashrafi-calls-for-muslim-unity-cooperation-to-ensure-regional-peace/

تبصرہ:

امام ابو حنیفہؒ نے جب امام ابو یوسفؒ میں ذہانت دیکھی اور ان کی شخصیت میں اقتدار کی خواہش محسوس کی تو انہیں خبردار کرتے ہوئے فرمایا: كُنْ مِنَ السُّلْطَانِ كَمَا أَنْتَ مِنَ النَّارِ، تَنْتَفِعُ بِهَا وَتَتَبَاعَدُ عَنْهَا، وَلَا تَدْنُ مِنْهَا؛ فَإِنَّكَ تَحْتَرِقُ وَتَتَأَذَّى مِنْهَا؛ فَإِنَّ السُّلْطَانَ لَا يَرَى لِأَحَدٍ مَا يَرَى لِنَفْسِهِ۔ ''حکمران کے ساتھ ایسے رہو جیسے آگ کے ساتھ رہتے ہو۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ، مگر اس سے فاصلہ رکھو اور اس کے قریب نہ جاؤ، کیونکہ تم جل جاؤ گے اور اس سے نقصان اٹھاؤ گے۔ اس لیے کہ حکمران دوسروں کے لیے وہ کچھ نہیں چاہتا جو اپنے لیے چاہتا ہے۔''

گویا امام ابو حنیفہؒ نے امام ابو یوسفؒ کو ایسے حکمران سے خبردار کیا تھا جو اسلام کے مطابق حکومت کر رہا تھا۔ تو پھر عاصم منیر کا کیا معاملہ ہے، جو کفر کے قوانین کے مطابق حکمرانی کر رہا ہے؟! حقیقت یہ ہے کہ منیر نے مکہ اتحاد تشکیل دیا تاکہ قوم پرستی اور فرقہ واریت کی بنیاد پر ایران کے مسلمانوں کو تنہا کرنے کے امریکی مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

اے علمائے کرام! مسلمانوں کے حکمران اقتدار پر ناجائز قبضہ کیے ہوئے ہیں۔ وہ سرمایہ دارانہ نظام اور استعمار کے قوانین نافذ کرتے ہیں۔ وہ کفار کے ساتھ اتحاد کرتے ہیں۔ وہ قوم پرستی کی بنیاد پر مسلمانوں کی سرزمین کو درجنوں ریاستوں میں تقسیم رکھنے کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں انتہائی سخت رویہ اختیار کرتے ہیں، اور یہودی وجود، ہندو ریاست اور امریکی صلیبی قوتوں کے خلاف جہاد کے لیے افواج کو حرکت میں آنے سے روکتے ہیں۔ اگر آپ ان حکمرانوں سے لاتعلقی اختیار نہیں کریں گے، ان کا محاسبہ نہیں کریں گے اور مسلمانوں اور ان کی افواج کو انہیں اقتدار سے ہٹانے کا حکم نہیں دیں گے، تو پھر کون ایسا کرے گا؟

اے علمائے کرام! اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ ''تم اسے لوگوں کے سامنے ضرور واضح کرو گے اور اسے ہرگز نہیں چھپاؤ گے'' [سورۃ آل عمران: 187]۔ علم حاصل کرنا محض علمی عیش و عشرت، معاشرتی مقام حاصل کرنے یا روزی کمانے کا ذریعہ نہیں ہے۔ بلکہ علم کا حصول درست راستے پر قائم رہنے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنے، دعوتِ اسلام کو آگے بڑھانے اور ظالموں کے ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کے لیے ناگزیر ہے۔

حزب التحریر کے شباب کے ساتھ کھڑے ہوں، ان کے درمیان، ان کے آگے اور ان کے پیچھے رہتے ہوئے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔

مجھے اسی دن کھا لیا گیا تھا، جس دن سفید بیل کو کھایا گیا

31 اکتوبر 2026ء کو اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت نے بیان دیا: ''انقلابِ اسلامی کے رہبر اور مسلح افواج کے سپریم کمانڈر، امام سید مجتبیٰ خامنہ ای نے ایرانی فوجی قیادت کے اعلیٰ حکام کو ہدایت دی ہے کہ ملک کے خلاف کسی بھی نوعیت یا سطح کے خطرے کا فوری، مؤثر اور جغرافیائی حدود سے ماورا جواب دیا جائے۔''

https://irangov.ir/detail/492323

ایران امریکی درندے کا لقمہ بننے سے بچنے کے لیے پوری شدت سے مزاحمت کر رہا ہے، جبکہ مسلمانوں کی دیگر ریاستیں اپنی باری کا انتظار کر رہی ہیں۔ تہذیبِ اسلام کے وسیع دائرے میں ایک مشہور عرب کہاوت ہے: أُكِلْتُ يومَ أُكِلَ الثَّوْرُ الأَبْيَضُ ''مجھے اسی دن کھا لیا گیا تھا، جس دن سفید بیل کو کھایا گیا تھا۔'' یہ کہاوت تفرقے، غداری اور ظلم کے خلاف بروقت کھڑے نہ ہونے کے خطرات سے خبردار کرتی ہے۔

مسلم دنیا کے لیے امریکہ کا نیا منصوبہ تمام مسلمانوں پر ظلم ہے، خواہ ان کی نسل کچھ بھی ہو یا وہ کسی بھی فقہی و فکری مکتبِ فکر سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ منصوبہ زندگی کے تمام شعبوں میں استعمار کے اثرات کو مزید گہرا کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ امت کی معیشت پر حملہ ہے، تاکہ امریکی کمپنیاں اس کے وسیع وسائل اور بڑی منڈیوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ امت کی افواج پر حملہ ہے، جس کا مقصد ان کی صلاحیتوں کو محدود کرنا اور انہیں مسلمانوں کے خلاف طویل جنگوں میں الجھا کر کمزور کرنا ہے۔ یہ مسلمانوں کے دین پر حملہ ہے، جس کے ذریعے اسلام کو کمزور کیا جا رہا ہے اور مغربی ثقافت کے ساتھ ساتھ اسلام سے قبل کی تہذیبوں، مثلاً فرعونی تہذیب اور وادیٔ سندھ کی تہذیب، کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ امریکی منصوبہ مسلم دنیا میں غربت اور عدم تحفظ کو بے مثال سطح تک بڑھانے کے لیے ایک ظالمانہ منصوبہ ہے۔

قوم پرستی اور فرقہ واریت کی بنیاد پر دفاعی صف بندی اختیار کرنا اور امریکی آلۂ کاروں کے ذریعے پسِ پردہ مذاکرات کرنا، مسلمانوں کو امریکہ کے تزویراتی عزائم سے محفوظ رکھنے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ درحقیقت، امریکہ نے مکہ اتحاد کے ذریعے ایرانی اور عرب، نیز سنی اور شیعہ قوتوں کے مشترکہ ردعمل کو روک دیا ہے۔ تاہم، مسلم دنیا کا اتحاد امریکہ کی علاقائی حکمتِ عملی کے لیے ایک کاری ضرب ثابت ہوگامسلمانوں کی موجودہ ریاستوں میں سے کسی ایک کو آگے بڑھ کر فوری طور پر اس خطے میں اسلامی منصوبے کے نفاذ کے لیے پہل کرنا ہوگی۔

مسلم دنیا معدنی وسائل سے مالا مال ہے، لیکن معاشی استعمار نے اسے مفلس بنا رکھا ہے

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (APP) نے 30 اکتوبر 2026ء کو رپورٹ کیا: ''وزارتِ خارجہ نے جمعہ کے روز یہاں تعینات سفیروں اور سفارت کاروں کو پاکستان منرلز انویسٹمنٹ فورم 2026ء (PMIF26) کے حوالے سے پیشگی بریفنگ دی، تاکہ انہیں اس اہم تقریب میں وزراء، سفارت کاروں، بین الاقوامی سرمایہ کاروں اور صنعتی رہنماؤں کی شرکت کے مواقع سے آگاہ کیا جا سکے۔''

https://www.app.com.pk/national/pakistan-briefs-diplomats-on-minerals-investment-forum-2026-ahead-of-major-event/

پاکستان کے وافر معدنی ذخائر اس کی اپنی قومی دولت ہیں، لہٰذا ان کے انتظام و انصرام میں وزارتِ خارجہ کا کوئی کردار نہیں ہونا چاہیے۔ ان معدنی وسائل کا انتظام اس انداز سے ہونا چاہیے کہ ملک کی خودمختاری اور خود انحصاری مضبوط ہو، نہ کہ ان کی ملکیت کے حقوق بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو سونپ دیے جائیں، جن میں امریکی کمپنیاں غالب ہیں۔

مسلم حکمران معاشی استعمار کی ان پالیسیوں سے آگے سوچنے سے قاصر ہیں جو یورپی ریاستوں سے نام نہاد آزادی حاصل کرنے کے بعد سے مسلم دنیا میں نافذ کی جاتی رہی ہیں۔ مسلم دنیا میں بے پناہ قدرتی وسائل کی موجودگی اور کئی دہائیاں گزر جانے کے باوجود، حکمرانوں نے ایسی مشینی صنعت قائم نہیں کی جو معدنی ذخائر کی تلاش، نکالنے اور ان کی صفائی و تطہیر کے تمام مراحل کو خود مختارانہ طور پر انجام دے سکے۔

معدنی وسائل سے متعلق شرعی حکم کا نفاذ ہی ان کے انتظام و انصرام کے طریقۂ کار کو تبدیل کر سکتا ہے۔ شریعت کے مطابق معدنیات عوامی ملکیت ہیں، جن کی اصل اور منفعت پوری مسلم جماعت کی ملکیت ہے۔ امام ترمذی نے ابیض بن حمّالؓ سے روایت کیا ہے: «أنه وفد إلى رسول الله ﷺ، فاستقطعه الملح فقطع له، فلما أن ولّى، قال رجل من المجلس: أتدري ما قطعت له؟ إنما قطعت له الماء العِدّ، قال: فانتزعه منه» ''وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے نمک کی کان والی زمین عطا کرنے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے وہ زمین انہیں عطا فرما دی۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوئے تو مجلس میں موجود ایک شخص نے عرض کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے انہیں کیا عطا کیا

ہے؟ آپ نے تو انہیں وافر اور مسلسل جاری رہنے والے پانی (الماء العِدّ) جیسی چیز عطا کر دی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ زمین ان سے واپس لے لی۔''

نجی کمپنیوں کو معدنی وسائل یا ان سے حاصل ہونے والے منافع کی ملکیت کے حقوق دینا جائز نہیں۔ چنانچہ شرعی احکام کے مطابق حکمرانی کرنے والی ریاست ماہرین کی خدمات حاصل کرتی ہے، تاکہ وہ مسلم امت کے معدنی وسائل کی مؤثر اور بہترین انداز میں نگرانی کر سکے۔ اس کے بعد ریاست ان معدنی وسائل کے استعمال کی نگرانی کرتی ہے، تاکہ ملکی معیشت کو مضبوط بنایا جا سکے، جبکہ ان کی فروخت سے حاصل ہونے والے منافع کو عوام کی ضروریات پوری کرنے پر خرچ کیا جائے۔

کشمیر خراجی سرزمین ہے اور اسے آزاد کرانا مسلم افواج پر شرعی فریضہ ہے

کشمیر میڈیا سروس نے 30 اکتوبر کو رپورٹ کیا: ''مودی کی قیادت میں بھارت نے غیر قانونی طور پر اپنے قبضے میں رکھے ہوئے جموں و کشمیر (IIOJK) کو دنیا کی سب سے بڑی کھلی جیل میں تبدیل کر دیا ہے۔ دس لاکھ سے زائد بھارتی فوجیوں کی تعیناتی کے باعث کشمیر دنیا کا سب سے زیادہ عسکری موجودگی والا خطہ بن چکا ہے۔ غیر معمولی عسکری موجودگی نے مقبوضہ علاقے کے عوام کی روزمرہ زندگی کو انتہائی دشوار بنا دیا ہے، جبکہ بھارتی فوجی مسلسل کشمیریوں کو قتل، تشدد اور گرفتار کر رہے ہیں۔''

https://kmsnews.org/kms/2026/10/30/modi-regime-turns-iiojk-into-worlds-largest-open-air-prison.html

جس طرح مغرب میں یہودی وجود نے فلسطین پر قبضہ کر رکھا ہے، اسی طرح مشرق میں ہندو ریاست نے کشمیر پر قبضہ جما رکھا ہے۔ جس طرح یہودی وجود نے فلسطین کے مسلمانوں کو قتل، تشدد اور گرفتار کیا ہے، اسی طرح ہندو ریاست بھی کشمیری مسلمانوں کو قتل، تشدد اور گرفتار کر رہی ہے۔ جس طرح یہودی وجود نے مقبوضہ فلسطین میں یہودی آبادکاری (Judaisation) کی مہم شروع کر رکھی ہے، اسی طرح ہندو ریاست بھی مقبوضہ کشمیر کو ہندو رنگ میں رنگنے (Hinduisation) کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ مزید یہ کہ جس طرح امریکہ نے مسلمانوں کے خلاف جنگ میں یہودی وجود کی حمایت کی ہے، اسی طرح اس نے ہندو ریاست کی بھی پشت پناہی کی ہے۔

جہاں تک مسلم حکمرانوں کا تعلق ہے، مغرب میں عرب حکمرانوں کا کردار فلسطین کی آزادی کے لیے افواج اور مجاہدین کو جہاد کرنے سے روکنا ہے، جبکہ مشرق میں عجمی حکمرانوں کا کردار کشمیر کی آزادی کے لیے افواج اور مجاہدین کو جہاد سے باز رکھنا ہے۔ مسلم حکمران امریکہ، یہودی وجود اور ہندو ریاست کے اتحادی ہیں اور ایک ہی صف میں کھڑے ہیں، جبکہ امتِ مسلمہ، اس کی افواج اور مجاہدین بالکل دوسری صف میں ہیں۔

اے پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش اور بھارت کے مسلمانو!

موجودہ حکمرانوں کے ہوتے ہوئے تمہاری حرمتوں کی پامالی کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ تم پر لازم ہے کہ امت کی افواج کو ان حکمرانوں کو اقتدار سے ہٹانے اور ان کے ٹیڑھے تختوں کے کھنڈرات پر خلافت قائم کرنے کا حکم دو۔ بلاشبہ کشمیر مسلمانوں کی سرزمینِ خراج ہے۔ چونکہ خلافت نے پہلی صدی ہجری میں اسے فتح کیا تھا، اس لیے خلافت ایک مرتبہ پھر کشمیر اور پورے برصغیر میں اسلام کی حاکمیت بحال کر سکتی ہے۔ پاکستان کی فوج کشمیر کو آزاد کرانے کے لیے کافی ہے، تو پھر کیا ہی بات ہو اگر بنگلہ دیش اور افغانستان کے جنگجو بھی اس کے ساتھ مل کر متحرک ہو جائیں!